U47586. P. 12-1-10

Title - KHULASATUL AQAYAD.

Creator - Ghufran Mohd. Abdul Rehman Bin Haji Mohd. Roshan Khan

Publisher - Matba Nizami Press (Kanpur).

Date - 1203 H.

Pages - 16.

Subjects -

ما شاء الله لا قوة الا بالله
درین ایام سعادت فرجام بفضل ایزد منعام رسالهٔ مشحون با هزاران فواید مسمی به
خلاصة العقائد
باهتمام راجی غفران محمد عبد الرحمن بن حاجی محمد روشن خان مغفور و ترتیب یافتهٔ خدمت امام اعظم محمد مصطفی خان
مطبع مصطفائی واقع کانپور ۱۲۸۲ مطبوع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد مین اوسکی ہی سخن پہلا + ہی سخن جسکا سب سے کن پہلا + اور درود نامعدود اوپر وجود با جود کرامت آمود سرور کائنات افضل المخلوقات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور اوپر آل اطہار اور اصحاب اخیار اونکے کے ہووے اما بعد کہتا ہی ضعیف العباد احقر الافراد عفا اللہ عنہ وعن والدیہ کہ اس زمانے مین بسبب بے علمی اور بے فہمی کے اکثر لوگ عجیب طرح کی گفتگو بیچ مقدمے خلقت اور اولیت نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کر رہے ہین اور اس مین اسطرح کا عقیدہ رکھتے اور کلام کرتے ہین کہ اوس سے کفر لازم آتا ہی سو بموجب الدین نصیحۃ کے اس خاکسار ذرہ بیمقدار نے بہ نیت ثواب اور ہدایت لوگون کے یہ چند تحقیقات اس مسئلہ خلقت اور اولیت نور مزبور کے کتب معتبرہ متداولہ سے زبان اردو مین کر کے یہ چند اوراق لکھے ہین اور نام اسکا خلاصۃ العقائد رکھا جن بھائیون کو علم سے زیادہ بہرہ نہین وی اسکو پڑھکر اپنا عقیدہ درست کرلین اور اس خاکسار خیر خواہ کو دعای خیر سے یاد کرین بعد اسکے سنا چاہیے کہ بیچ کیفیت اولیت پیدائش نور ہدایت ظہور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اختلاف علمای دین کا بہت ہی لیکن خلاصہ قول صاحب روضۃ الاحباب کا یہ ہی کہ اختلاف ہی علما کا اس مسئلے مین کہ اول مخلوقات سے کون سی چیز وجود مین آئی بعضے کہتے ہین کہ سب سے پہلے عقل مخلوق ہوئی اور بعضے

کہتے ہیں قلم اور بعضے کہتے ہیں نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مخلوق ہوا اور سبب اس اختلاف کا یہ ہے کہ اس باب میں
اخبار مختلفہ وارد ہوئے ہیں چنانچہ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ الْعَقْلَ یعنی پہلے جو چیز اللہ تعالی نے پیدا کی وہ عقل ہے
اور اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ الْقَلَمَ یعنی پہلے جو چیز اللہ تعالی نے پیدا کی وہ قلم ہے اور اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ یعنی حضرت
نے فرمایا کہ پہلے جو چیز پیدا کی اللہ تعالی نے وہ نور میرا ہے اور وجہ تطبیق ان احادیث مختلفہ میں اور تقدیر صحت کے
یہ ہے کہ کہیں کہ پہلے نور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پیدا ہوا ہے اور اولیت قلم اور عقل کی اضافی ہے یعنی اول مخلوق
مجردات سے عقل ہے اور عالم اجسام سے اول مخلوق قلم ہے یا کہیں کہ اول عقول سے وہ عقل مراد ہے کہ اللہ تعالی
نے اوسکو ساتھ اقبال اور ادبار کے فرمایا اوسنے اطاعت قبول کی اور حضرت عز اسمہ سے ساتھ فنون اعزاز اور
اکرام کے مخصوص ہوئی اور اول قلموں سے وہ قلم مراد ہے کہ اوس نے ساتھ حکم اوس تعالی شانہ کے تقدیر تمام اشیا کی
لوح محفوظ میں لکھی اور اول نوروں سے نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور شرح مواقف میں ہے قَالَ الْحُکَمَاءُ اَوَّلُ مَا
خَلَقَ اللّٰہُ الْعَقْلُ کَمَا وَرَدَ فِیْ نَصِّ الْحَدِیْثِ وَقَالَ بَعْضُہُمْ وَجْہُ الْجَمْعِ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْحَدِیْثَیْنِ الْاٰخَرَیْنِ
اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ الْقَلَمُ وَاَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ اَنَّ الْمَعْلُوْلَ الْاَوَّلَ مِنْ حَیْثُ اَنَّہٗ مُجَرَّدٌ یَعْقِلُ ذَاتَہٗ
وَمَبْدَاَہٗ یُسَمّٰی عَقْلًا وَمِنْ حَیْثُ اَنَّہٗ وَاسِطَۃٌ فِیْ صُدُوْرِ سَائِرِ الْمَوْجُوْدَاتِ فِیْ نُقُوْشِ الْعُلُوْمِ یُسَمّٰی قَلَمًا وَمِنْ
حَیْثُ تَوَسُّطِہٖ اِفَاضَۃَ اَنْوَارِ النُّبُوَّۃِ کَانَ نُوْرَ سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ ترجمہ یعنی کہا حکمائے اہل اسلام
نے کہ اول وہ چیز کہ پیدا کی اللہ تعالی نے عقل ہے جیسیکہ وارد ہوا ہے نص حدیث کا ساتھ اوسکے اور کہا بعض اونکے نے
کہ وجہ جمع کی درمیان اسکے اور درمیان دو حدیثوں دوسری کے کہ اول وہ چیز کہ پیدا کی اللہ تعالی نے قلم ہے اور اول
وہ چیز کہ پیدا کی اللہ تعالی نے نور میرا ہے وہ یہ ہے کہ بے شک معلول اول اس حیثیت سے کہ وہ مجرد ہے جانتا
ہے ذات اپنی کو اور مبدا اپنے کو نام کہا گیا ہے عقل اور اس حیثیت سے کہ تحقیق وہ واسطہ ہے بیچ پیدا ہونے
تمام موجودات کے بیچ نقوش علوم کے نام کہا گیا ہے قلم اور اس حیثیت سے کہ وہ واسطہ ہے افاضہ انوار نبوت کا تھا وہ نور
سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا انتہی یعنی حقیقت میں وہ ایک ہی شی ہے کہ وہ حقیقت محمدیہ اور نور محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے
کہ کبھی ساتھ ایک اعتبار کے اوسکو تعبیر ساتھ قلم کے کیا اور کبھی ساتھ ایک اعتبار کے تعبیر ساتھ عقل کے کیا اور
موافق اسکے ہی قول ابو نصر احمد بن محمد بن احمد بن نصر البخاری رحمہ اللہ تعالی کا جو شاگرد شیخ الامام الزاہد ابو القاسم

محمد بن حسن الجہانی رحمۃ اللہ علیہ کے ہین کہ اپنی کتاب مین لائے ہین کہ حدیث مین آیا ہی کہ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ تَعَالیٰ
الْعَقْلُ فَقَالَ لَهُ اَقْبِلْ فَاَقْبَلَ ثُمَّ قَالَ لَهُ اَدْبِرْ فَاَدْبَرَ ثُمَّ قَالَ لَهُ قُمْ فَقَامَ ثُمَّ قَالَ لَهُ اُقْعُدْ فَقَعَدَ ثُمَّ قَالَ فَوَعِزَّتِي
وَجَلَالِي مَا خَلَقْتُ شَيْئًا اَعَزَّ عَلَيَّ مِنْكَ بِكَ اُعِزُّ وَبِكَ اُذِلُّ وَبِكَ اُهِينُ وَبِكَ اُكْرِمُ وَفِي رِوَايَةٍ وَبِكَ
اٰخُذُ وَبِكَ اُعْطِي وَبِكَ اُعْرَفُ وَبِكَ اُعَاقِبُ لَكَ الثَّوَابُ وَعَلَيْكَ الْعَذَابُ فقولہ علیہ السلام اَوَّلُ مَا
خَلَقَ اللّٰہُ الْعَقْلُ اَيِ الْعَاقِلُ ترجمہ یعنی پس قول علیہ السلام کا کہ پہلے جو چیز پیدا کی اللہ تعالیٰ نے وہ عقل ہی مراد
اوس سے عاقل ہی اسلیے کہ عقل عرض ہی اوس سے قیام و قعود نہین ہو سکتا پس مراد اوس سے عاقل ہی اور وہ محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ہین کہ اس لیے کہ وہ عاقل ترین سب خلق کے تھے اور آیا ہی کہ عقل ہزار جزو ہی ایک جزو سب خلق کو ہی
اور ایک کم ہزار جزو حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہی انتہی واللہ اعلم بالصواب **فائدہ** واضح ہو کہ اس
حدیث مین مراد عقل سے یا نفس عقل مراد ہی یا عاقل موافق مذہب متکلمین کے اور فقہا کے نہ مطابق طریقہ فلاسفہ
کے کیونکہ اطلاق عقل کا اونکے نزدیک جیسیکہ اوپر جوہر مجرد لذاتہ مفارق لہا فی فعلہ کے آیا ہی ایسے ہی ملائکہ
پر آتا ہی چنانچہ کہتے ہین عقل اول اور عقل ثانی پس اگر یہان عقل سے مراد نفس عقل ہی تو پھر توجیہ اوسکی یہ ہی کہ گرچہ
بحسب وجود خارجی کے عقل قابل امتثال امر قعود و قیام کے نہین ہی کہ عرض ہی مگر بحسب صورت مثالی اپنی کے
قابل امتثال امر مذکور کے ہی اس لیے کہ عرض صورت مثالی اپنی مین جوہر ہی جیسے کہ حدیث اَلتَّسْبِيحُ غَرْسٌ
مِّنْ اَغْرَاسِ الْجَنَّةِ وغیرہ اسپر شاہد ہین اور اگر عقل سے یہان پر عاقل مراد ہی تو وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین
واللہ اعلم بالصواب اور یہی اوفق ہی اب یہان معلوم کر لینا چاہیے کہ وہ جو بعضے لوگ کہا کرتے ہین کہ اللہ تعالیٰ
نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کو اپنے نور مبارک مین سے پیدا کیا ہی اور یہی سبب ہی کہ سایہ آپ کے
نہ تھا پس اگر مراد اوس سے یہ ہی کہ تھوڑا سا نور اللہ تعالیٰ نے اپنے نور ذات مین سے لیا اور اوس سے نور حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا بنایا تو یہ خلاف ہی اس لیے کہ ذات پاک باری تعالیٰ عز اسمہ کی اوس سے مبرا اور منزہ ہی کہ اوسکو
تجزی ہو وہ متجزی نہین ہو سکتا یعنی ٹکڑے ٹکڑے نہین ہوتا چنانچہ حضرت شاہ عبد العزیز قدس سرہ نے تفسیر فتح العزیز
مین بیچ تفسیر سورۂ اخلاص کے فرمایا ہی کہ ذات او تعالیٰ بسیط است پس وجہ تجزی و تبعض ندارد و معلول علتی نیست یعنی اوس
تعالیٰ شانہ کی ذات بسیط ہی ساتھ کسی جز کے ریزہ ریزہ اور پارہ پارہ نہین ہو سکتی اور معلول کسی علت کی نہین ہی اور

دوسری جگہ تفسیر مذکور مین فرمایا ہی بیچ حقیقت لفظ احد کے کہ یگانہ ایست کہ نہ شریک دارد و نہ جزو خواہ آن جزو عقلی باشد

یا خارجی و خواہ بالفعل باشد خواہ تحلیلی و برای اشارہ بر کمال بساطت لفظ احد آوردند و احد زیراکہ واحد اکثر مستعمل میشود در نفی

شریک عدد ے نہ در نفی اجزا چنانچہ میگویند زید انسان و احد ست حالانکہ دست و پا و چشم و گوش و دیگر اجزا بسیار دارد لہذا

او را احد نمیگویند پس احد آنست کہ اصلا انقسام در وجاری نباشد و این معنی خاص بحضرت و تعالی ست انتہی یعنی وہ

تعالی شانہ ایک ہی کہ نہ شریک رکھتا ہی اور نہ جزو خواہ وہ جزو عقلی ہو جیسے کہ حیوان ناطق یا خارجی ہو یعنی جو خارج مین

پایا جاوے جیسے کہ اجزا انسان کے کہ مادہ و صورت ہین یا بالفعل جیسے کہ اعضا یا تحلیلی یعنی اعتباری بالقوۃ علی سبیل

التسامح کہ ساتھ تحلیل شی جسم کے یعنی ساتھ باطل کرنے ہیئت وحدانیہ اوسکی کے ساتھ اعانت وہم کے اور متعین

کرنے ہر واحد واحد اونکے کی حد غیر تفریق اونکی سے خارج مین پائے جاوین مثل نصف اور ثلث اور ربع کے الی ما لا یتناہی

تا بلغت اور واسطے اشارہ کے اوپر کمال بسیط ہونے ذات اوسکی کے لفظ احد کا لائے اسلیے کہ واحد اکثر استعمال کیا جاتا ہی

بیچ نفی شریک عدد کی کے نہ بیچ نفی اجزا کے جیسے کہ کہتے ہین زید انسان احد ہی حالانکہ ہاتھ پانون آنکھہ اور سوا اسکے

اور بہت اجزا رکھتا ہی اور اسی لیے اوسکو احد نہین کہتے پس احد وہ ہی کہ اصلا تقسیم ہونا بیچ اوسکے جاری نہو یعنی کسی

طرح وہ بٹ نسکے اور یہ معنی خاص ہین ساتھ ذات اوس تعالی شانہ کے انتہی واللہ اعلم بالصواب اور بھی مخالفت اسکی ساتھ

نص کے ظاہر ہی کما قال اللہ تعالی لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ اوس سے کوئی پیدا ہوا پس یہی عقیدہ ہی

اہل سنت الجماعت کا جیسے کہ کہا ملا علی قاری نے شرح فقہ اکبر مین قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ای متوحد فی ذاتہ منفرد بصفاتہ

اَللّٰهُ الصَّمَدُ ای المستغنی عن کل احد المحتاج الیہ کل احد لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ای لیس بمحل الحوادث ولا بحادث وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا

اَحَدٌ ای لیس لہ احد مماثلا و مجانسا و مشابہا و مؤانسا انتہی یعنی کہو اے محمد کہ وہ اللہ ایک ہی یعنی اکیلا ہی وہ ذات اپنی مین اور اکیلا ہی وہ ساتھ

صفتون اپنی کے اللہ صمد ہی یعنی بے پروا ہی وہ سب سے اور محتاج ہین سب اوسکی طرف کوئی اوس سے حادث ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا یعنی نہین ہی

وہ ذات پاک محل حوادث کا یعنی پاک ہی وہ اوس سے کہ کوئی اوس سے حادث ہوا اور نہ وہ حادث کیا گیا ہی یعنی نہ وہ

کسی سے حادث ہوا اور نہین ہی واسطے اوسکے کوئی کفو وہ اکیلا ہی یعنی نہین ہی کوئی اوسکا ہمسر و ہم جنس و مشابہ و

مؤانس الخ اور بر تقدیر تسلیم قول قائلین کے لازم آتا ہی تمام مخلوق کا پیدا ہونا نور خالق سے اور یہ خلاف ہی اسلیے

کہ ذات پاک رب العالمین کو فنا نہین اور نہ اوسکے نور کو اور مخلوق فانی ہی اور بر تقدیر یقین کرنے قول اونکے کے التزام

کرنا ہی عقیدہ تناسخیہ کا اسلیے کہ وہ کہتے ہین اللہ تعالی نور الانوار ہی اور سب نور اوسکے نور سے پیدا ہوئے ہین اور کہتے ہینکہ
کہ خدا تعالی نے اپنے نور مین سے پہلے ایک نور پیدا کیا پھر اوسکو تقسیم کیا تین قسم پر ایک قسم سے جنت پیدا کی اور ایک قسم
سے فرشتے پیدا کیے اور ایک قسم سے روحین آدمیون کی پیدا کین اور یہ کفر ہی جیسا کہ تمہید مین ابو شکور سالمی
نے کہا ہی عبارت اوسکی یہ ہی اِعْلَمْ بِاَنَّ اَهْلَ التَّنَاسُخِ اَرْبَعَةُ اَصْنَافٍ ثُمَّ تَتَشَعَّبُ مِنْهَا اَرْبَعَةٌ وَثَمَانُوْنَ صِنْفًا
اَلصِّنْفُ الْاَوَّلُ قَالُوْا بِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى نُوْرُ الْاَنْوَارِ كُلِّهَا مِنْ نُوْرِهٖ فَنُوْرُ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَالنُّجُوْمِ وَالنَّهَارِ وَنُوْرُ
الْبَصَرِ وَالسَّمْعِ وَالْقُوَّةِ وَالْكَلَامِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ كُلُّهٗ مِنْ نُوْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالرُّوْحُ مِنْ نُوْرِ اللّٰهِ وَالنَّارُ وَغَيْرُ ذٰلِكَ
مِنَ الْاَنْوَارِ مِنْ نُوْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَهُمْ يَعْبُدُوْنَ الْاَنْوَارَ كُلَّهَا وَهٰذَا مَذْهَبُ الْبَرَاهِمَةِ مِنْ بِلَادِ الْهِنْدِ وَ
الْكَشْمِيْرِ وَمَذْهَبُ الْمَجُوْسِ مِنْ بِلَادِ الْعَجَمِ وَالصِّنْفُ الثَّانِيْ يَقُوْلُوْنَ بِاَنَّ الْاَرْوَاحَ وَالْاَعْيَانَ كُلَّهَا
مِنْ جُزْءِ الصَّانِعِ الخ وَالصِّنْفُ الثَّالِثُ يَقُوْلُوْنَ بِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَخَذَ نُوْرًا مِنْ نَفْسِهٖ وَقَسَّمَهَا ثَلٰثَةَ
اَقْسَامٍ وَخَلَقَ مِنَ الْقِسْمِ الْاَوَّلِ الْجَنَّةَ وَسَمَّاهَا مَكَانَ الْاَمَاكِنِ وَخَلَقَ مِنَ الْقِسْمِ الثَّانِي الْمَلَائِكَةَ وَسَمَّاهَا
نَفْسَ الرُّوْحَانِيِّ وَخَلَقَ مِنَ الْقِسْمِ الثَّالِثِ اَرْوَاحَ الْاٰدَمِيِّيْنَ وَسَمَّاهَا نَفْسَ الْاِنْسَانِيِّ وَلِهٰذَا الْمَعْنٰى قَالُوْا
بِاَنَّ الْجَنَّةَ قَدِيْمَةٌ وَالْمَلَائِكَةَ وَالْاَرْوَاحَ كُلَّهَا قَدِيْمَةٌ وَكُفْرُهُمْ ظَاهِرٌ الخ انتہی یعنی تحقیق جان تو کہ اہل تناسخ کے
چار فرقے ہین اور تناسخ کے معنی لغت مین تغیر کے ہین پھر نکلے ونمین سے چوراسی فرقے پہلا فرقہ ان مین سے
کہتا ہی کہ اللہ تعالی نور نورون کا ہی سب چیزین اوسکے نور سے پیدا ہوئی ہین پس نور سورج اور چاند اور ستارون اور
دن اور بینائی اور شنوائی اور قوت اور کلام وغیرہ سب اللہ تعالی کے نور سے ہی اور روح بھی اللہ تعالی کے نور سے ہی
اور آگ اور سوا اسکے اور بھی سب نور اللہ تعالی کے نور سے ہین اور وہ پوجتے ہین سب نورون کو اور یہ مذہب ہی بلاد
ہند اور کشمیر کے برہمنون کا اور بلاد عجم کے مجوس کا اور دوسرا فرقہ کہتا ہی کہ تحقیق روحین اور اعیان یعنی اشیای موجودہ یہ سب
ہین جزو صانع کے سے الخ اور تیسرا فرقہ کہتا ہی کہ تحقیق اللہ تعالی نے لیا ایک نور پہلے اپنی ذات کے نور سے پھر تقسیم کیا اوسکو
تین قسم پر پھر پیدا کیا قسم اول سے جنت کو اور نام رکھا اوسکا مکان مکانون کا اور پیدا کیا قسم دوسری سے فرشتون کو اور
نام رکھا اوسکا نفس روحانی اور پیدا کیا قسم تیسری سے آدمیون کی روحون کو اور نام رکھا اوسکا نفس انسانی اور اسی سبب سے
وہ کہتے ہین کہ بیشک جنت اور فرشتے اور روحین قدیم ہین اور کفر اون لوگون کا ظاہر ہی انتہی اب کہو کیا فرق باقی رہا تناسخیہ

کے اور اون لوگون کے عقیدے مین گمراہی ہی کہ تناسخیہ کہتے ہین کہ پہلے اللہ تعالی نے اپنی ذات کے نور سے ایک نور لیا
پھر اوسکو تین حصے کر کے ایک حصے سے جنت پیدا کی اور دوسرے سے فرشتے بنائے اور تیسرے سے ارواح بنی آدم کو
بنایا اور یہ لوگ کہتے ہین کہ پہلے اللہ تعالی نے اپنی ذات کے نور سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نور پیدا کیا پھر اوس سے
سب روحین بنی آدم وغیرہ کی پیدا کین فقط مطلب دونون کا ایک ہی ہی بہر تقدیر پیدا کرنا ارواح انسانی کا لازم آتا ہی
نور خالق سے لیکن اوپر قول تناسخیہ کے پس اسلیے کہ قسم تیسری نور کی جس سے سب روحین انسان کی پیدا ہوئی ہین
قسم ہی اوسی نور کی کہ اوسکو اللہ تعالی نے اپنی ذات کے نور سے لیا تھا پھر اوسکو تین قسم پر منقسم کیا تھا جیسے کہ
اوپر معلوم ہوچکا اور قاعدہ یہ ہی کہ قسم کی قسم تو قسم ہوتی ہی یعنی جو کسی شی کے ٹکڑے کا ٹکڑا ہوتا ہی تو حقیقت مین
اوسی شی کا وہ ٹکڑا ہوتا ہی تو یہ قسم بھی اس تقدیر پر عین نور ذاتی اوس تعالی شانہ کی ہوئی اور اللہ تعالی کو تغیر اور تناسخ
ثابت ہوا اور اوسکی ذات پاک اس سے مبرا اور منزہ ہی اور یہ عقیدہ کفر صریح ہی اور لیکن اوپر قول ان لوگون کے پس
اس لیے کہ نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا تو پیدا ہوا اللہ تعالی کے نور سے اور خلقت ارواح انسان وغیرہ کی نور محمد
صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئی اور اسی قاعدہ مذکورہ کے موافق کہ جزو جزو کا تو جزو ہوتا ہی یہ بھی عین نور اوس تعالی شانہ
کے ہوئے سو یہان بھی وہی تغیر اور تناسخ اوس تعالی شانہ کو ثابت ہوا اور وہ اس سے مبرا اور منزہ ہی اور یہ کہنا اون
لوگون کا ضلالت ہی اور شرح فارسی قصیدہ امالیہ مین نیچے شعر ؎ وَمَا اِنْ جِسْمٌ رَبِّی فَاِنَّ جِسْمٌ ÷ وَلَا کُلٌّ
وَبَعْضٌ ذُو اشْتِمَالٍ ÷ کے لکھا ہی یعنی نیست پروردگار من اصل چیزہا چنانکہ ہمہ چیز از وجود او پیدا شدہ باشند
تا اگر کسی گوید کہ ما از وجود خدا پیدا شدہ ایم و از و جدا شدہ ایم کافر گردد نعوذ باللہ منہا چنانکہ بعضی عوام میگویند کہ نور محمد
صلی اللہ علیہ وسلم از نور خدا جدا شدہ است باین یقین کافر میگردند زیرا کہ ہرچہ از وی چیزی جدا شود آن چیز نقصان پذیر
باشد و نقصان پذیر خدا نباشد یعنی نہین ہی پروردگار میرا اصل چیزون کی کہ سب چیزین اوس کے وجود سے پیدا
ہوئی ہون تو اگر کوئی کہے کہ ہم بھی اللہ تعالی کے وجود سے پیدا ہوئے ہین اور اوس سے جدا ہوئے ہین
کافر ہو جاوے گا جیسے کہ بعضے عوام کہتے ہین کہ نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اللہ تعالی کے نور سے جدا ہوا ہے
اس کہنے سے بالیقین وہ کافر ہو جاتے ہین اسلیے کہ وہ شی کہ اوس سے کچھ شی جدا ہو تو وہ شی نقصان پذیر
ہوتی ہی اور نقصان پذیر خدا نہین ہوا انتہی اور وہ جو حدیث شریف مین آیا ہی کہ عن جابر بن عبد اللہ الانصاری

قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ اَخْبِرْنِیْ عَنْ اَوَّلِ شَیْءٍ خَلَقَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی قَبْلَ الْاَشْیَاءِ قَالَ یَا جَابِرُ
اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی خَلَقَ قَبْلَ الْاَشْیَاءِ نُوْرَ نَبِیِّکَ مِنْ نُوْرِہٖ فَجَعَلَ ذٰلِکَ النُّوْرُ یَدُوْرُ بِالْقُدْرَۃِ حَیْثُ شَاءَ
اللّٰہُ تَعَالٰی اِلٰی اٰخِرِہٖ روایت ہی جابر بن عبد اللہ انصاری رضؓ سے کہا اونھون نے کہ عرض کی مین نے کہ یا رسول اللہ قربان
ہون تم پر والدین میرے خبر دو مجھکو پہلی چیز سے کہ پیدا کیا ہو اوسکو اللہ تعالی نے پہلے سب چیزون کے آپنے فرمایا
کہ ای جابر بیشک اللہ تعالی نے پیدا کیا پہلے سب چیزون کے نور پیغمبر تیرے کا نور اپنے سے پس گردانا اوس نور کو کہ دورہ کیا
اوس نے ساتھہ قدرت حق سبحانہ تعالی کے جس جگہ چاہا اللہ تعالی نے الخ روایت کیا اس حدیث کو مواہب لدنیہ مین
ساتھہ سند عبد الرزاق کے سو یہ حدیث متشابہات سے ہی یعنی مراد اوسکی سوای ذات پاک رب العالمین کے کوئی نہین
جانتا جیسے حدیثین تجسیم کی ایسے ہی سنا مین نے اوسکو اپنے اوستاد مولوی فضل اللہ صاحب سے اور اونھون نے
حضرت مولانا محمد حیدر علی صاحب سے اور بعضون نے اس مین تاویل کی ہی کہ مراد من نورہ سے من نور قدرتہ ہی یعنی
پیدا کیا اللہ تعالی نے نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نور قدرت اپنے سے یعنی اللہ تعالی نے اپنی قدرت کاملہ سے
نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ظاہر کیا پھر اوس سے تمام مخلوقات کو بنایا ایسے ہی لکھا ہی اسکو اخوند شاہ درویزہ نے
شرح قصیدۂ امالیہ مین اور یون ہی سنا مین نے اسکو اپنے پیر و مرشد حضرت مرتضی خان جمعدار زاد اللہ برکتہ
سے اور تقویت کرتی ہی اس تاویل کو وہ جو ترجمۂ دلائل الخیرات مین بحر الحقائق سے نقل کیا ہی کہ سبب نام
رکھنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھہ نور کے یہ ہی کہ جو چیز کہ اللہ تعالی اول ساتھہ نور کرم کے اوس تاریک
جای ور پردۂ عدم سے باہر لایا وہ نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا جیسے کہ فرمایا ہی اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ
اور بعضون نے توجیہ اس حدیث کی یون کی ہی کہ خَلَقَ قَبْلَ الْاَشْیَاءِ نُوْرَ نَبِیِّکَ مِنْ نُوْرِہٖ اس معنی کر کہ اللہ تعالی نے
اپنے نور کو خالق کیا اور اوس نور کو مخلوق اور بعضون نے کہا کہ مراد من نورہ سے من نور ہدایتہ ہی یعنی پیدا کیا اللہ تعالی
نے اپنی ہدایت کے نور سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور کو اور یا اضافت اس مین واسطے تکریم اور تشریف کے
ہی جیسے کہ ناقۃ اللہ اور بیت اللہ اور روح اللہ مین واللہ اعلم بالصواب اور وہ جو صاحب مواہب لدنیہ نے
لکھا ہی کہ لَمَّا تَعَلَّقَتْ اِرَادَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی بِاِیْجَادِ خَلْقِہٖ وَتَقْدِیْرِ رِزْقِہٖ اَبْرَزَ الْحَقِیْقَۃَ الْمُحَمَّدِیَّۃَ مِنَ
الْاَنْوَارِ الصَّمَدِیَّۃِ فِی الْحَضْرَۃِ الْاَحَدِیَّۃِ الخ یعنی جب ارادہ اللہ تعالی کا متعلق ہوا ساتھہ پیدا کرنے مخلوق اپنی کے

اور مقدر کرنے روزی اونکی کے تو ظاہر کیا حقیقت محمدیہ ﷺ کو یعنی نور محمدی کو نور صمدیت سے اسکے معنی یہ ہین کہ پیدا
کیا اللہ تعالی نے نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بے معاونت اور بے مشارکت غیر کے خود بذاتہ اول تمام مخلوق سے اسلیے
کہ صمد اوسکو کہتے ہین کہ وہ محتاج کسی کا نہو اور سب اوسکے محتاج ہون پس اس تقدیر پر یعنی پیدا کرنیکے انوار صمدیت سے یہی ہین
کہ پیدا کیا اللہ تعالی نے نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بے معاونت اور بے مشارکت اور بے واسطے غیر کے خود
بذاتہ ساتھ قدرت کاملہ اپنی کے نہ جیسے کہ جسم آدم علیہ السلام کا کہ بواسطہ فرشتون کے بنوایا اور فی حضرۃ الاحدیۃ
کے یہ معنی کہ پیدا کیا اللہ تعالی نے نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بیچ حضرت احدیت کے یعنی خلقت نور محمدی کی اوسوقت
تھی کہ کوئی شئی اسوقت سوای ذات پروردگار تعالی شانہ کے موجود نتھی فافہم واللہ اعلم بالصواب اور موید اور مبین ہمارے
اس قول کو ہے وہ جو تنویر الطالبین مین مولانا ظہور الحق نے لکھا ہے وہ عبارت بعینہ یہ ہے کہ فقیر ظہور الحق عفا اللہ عنہ وعن اسلافہ ایسے
پرورد میکشد الٰہی اثر ش کرامت کن اندرون دلہا گذارش دہ آہ بلکہ صد آہ کہ شیطان لعین کہ عدو مبین ست در دیوار دین و
بخانۂ حق الیقین طرفہ رخنہ بکار بردہ نزدیک ست کہ این ثقب نقب گردد و متاع رعب و رہب نہب کند الٰہی الامان
الامان رب انصرنی علی القوم المفسدین چندی از شطحیات اسلاف اسادہ لوحان کوتہ اندیش عقیدۂ خود ہا شمردہ اند
وازین عقیدہ ہای فاسد راہ بیباکی و نارسی بردہ رب نجنی من القوم الظالمین ترجمہ یعنی فقیر ظہور الحق عفو کرے اللہ تعالی
اوس سے اور اوسکے اسلاف سے ایک آہ پرورد کھینچتا ہے الٰہی اوسکو تاثیر بخش اور دلون مین اوسکو سرایت کرا آہ بلکہ سو آہ کہ شیطان
مردود نے کہ کھلا دشمن ہے کہ اوسنے بیچ دیوار دین کے اور بیچ گھر حق الیقین کے عجب طرح کا رخنہ ڈالا ہے قریب ہے کہ یہ چھید
سرنگ ہو جاوے اور اثاث البیت امید اور بیم کا لوٹ لیجاوے خداوند اپناہ دے پناہ دے ای پروردگار میرے مدد کر میری مفسد
لوگون پر کہ اگلے لوگون کی چند خلاف شرع باتون کو بیوقوفون کوتہ اندیشون نے اپنا عقیدہ ٹھہرا رکھا ہے اور عقائد
فاسدہ سے راہ بیباکی اور نارسی کی نکالی ہے ای پروردگار نجات دے مجکو بے انصاف لوگون سے انتہی مقصدہ اللھم صل
علی محمد ن المفرق فرق الکفر والطغیان ومشتت بغاۃ جیوش الفراعین الشیطان وآلہ وسلم ای قوم برای
خدا بگوئید کہ خدای کنندہ ست یا شوندہ بلا فرستندہ است یا جفا کشندہ کافران ابد وزخ رسانندہ است یا خود دوزخ
روندہ آیا خود ہم وجودی میدارد یا در ضمن ہمین تعینات خطاب کہ میکند و مخاطب کیست قرآن کہ نازل کرد و کفرہ
درزید و عذاب دوزخ کہ خواہد کشید اگر خود ست پس چرا آتشی بر میفروزد کہ عاقبت خود را دران بسوزد آیا بر خود کشش

پس رحمی نیست یا آنکہ مجبور است پس ہمین تقدیر معذور است نعوذ باللہ تعالی عما یقولون علوا کبیرا یعنی ای
لوگو خدا کے واسطے بتاؤ کہ خدا یتعالی کرنیوالا ہی یا ہونیوالا سختی کا کھینچنے والا ہی یا ظلم اوٹھانیوالا کافرون کو
دوزخ مین بھیجنے والا ہی یا آپ دوزخ مین جانیوالا آیا وہ خود کوئی وجود رکھتا ہی یا انھین تعینات کے ضمن
مین ہی خطاب کون کرتا ہی اور مخاطب کون ہی قرآن مجید کسنے اوتارا اور کفر کسنے کیا اور عذاب دوزخ کا کون
اوٹھاویگا اگر وہ آپ ہی ہی تو آگ کسواسطے جلاتا ہی کہ آخر کار آپ کو اوسمین جلاویگا کیا اپنے پرا وسکو رحم نہین
ہی یا یہ کہ مجبور ہی سو اس باعث سے ناچار ہی پناہ پکڑتا ہون مین ساتھ اللہ کے اوس چیز سے کہ کہتے ہین یہ عقیدہ
بہتر ہی وہ اور بڑا ہی اوس سے افسوس افسوس خود آن جناب صمدیت عز اسمہ در کلام قدیم فرمودہ جَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ نگفتہ
صار ظلمۃ و نورا و خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ گفتہ نہ صار سماء و ارضا وَخَلَقَكُمْ فرمودہ نہ صار متعینا بکم
و علی ہذا القیاس اگر حال بمنوال آنچنان اقوال مہیودی این توریہ کردنش چہ ضرور افتادہ بود استغفر اللہ استغفر اللہ
نقل الکفر لیس بکفر یعنی افسوس ہی افسوس ہی آپ وہ جناب صمدیت عز اسمہ اپنے کلام قدیم مین فرماتا ہی کہ بنایا
اندھیرا اور اوجالا اور نکہا کہ بن گیا اندھیرا اور اوجالا اور پیدا کیا آسمانون اور زمین کو فرمایا نہ فرمایا کہ بن گیا
وہ آسمان اور زمین اور پیدا کیا تمکو فرمایا اور نفرمایا کہ ہوگیا وہ متعین ساتھ تمھارے اور اسی پر پس قیاس کرلے
اگر حال اسی طور پر ہوتا جیسا کہ کہتے ہین الہ تجھ بتوریہ تو یہ توریہ کرنا کیا ضرور تھا استغفر اللہ استغفر اللہ نقل کرنا کفر کی کفر
نہین ہی دیگر چہ بدمذہبی ست کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم را اللہ مجسم میدانند و میگویند کہ آنحضرت مظہر اسم اللہ اند و غیر
آن حضرت مظاہر اسمای دیگر چون رحمن و رحیم و قاہر و مضل و منظر بدان معنی گویند کہ اسم اللہ متعین شد محمد نام شد و اگر
محمد مطلق شود اللہ گردد نعوذ باللہ منہا ہنود مہادیو و رام را اوتار میگویند ایشان محمد را صلی اللہ علیہ وسلم گفتند شاید
کہ بتی ہم بنام آنحضرت بسازند و بہ پرستش پردازند یعنی دوسرے یہ کیا بدمذہبی ہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ مجسم کہتے ہین
اور کہتے ہین کہ وہ حضرت مظہر اسم اللہ کے ہین اور سوای اوس حضرت کے اور مخلوق مظاہر اور اسمار کے ہین مانند
رحمان اور رحیم اور قاہر اور مضل کے اور مظہر اس معنی کر کہتے ہین کہ اسم اللہ کا مخصوص ہو کر محمد نام ہوا اور اگر محمد
مطلق یعنی بلا خصوصیت ہو جاوے تو اللہ ہو جاوے نعوذ باللہ منہا ہندو لوگ مہادیو اور رام کو اوتار اسی معنی کر
کہتے ہین اونھون نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہا اب شاید کہ کوئی بت بھی حضرت کے نام کا بنالیوین اور اوسکی

پو جامین مشغول ہون انتہی ہر چند کہ در عہد سلف تبیین حال را تا عنان اختیار بدست می بود رخصت نمیدادند مبادا
عوام سر سخن نافہمیدہ ملحد شوند یا بسوی دہریہ روند اکنون کہ طشت از بام افتادہ و بدعقیدگی راہ الحاد بکشاد ضرورت
افتاد تا کمری بر میان بر بندم و حسبۃً للہ جہدی درین باب مبذول نمایم و چیزی بہ تحریر درارم و باللہ التوفیق و العون
و ہو خیر الناصرین اللّٰہمّ صلّ علی محمّد مُطلقِ عنانِ جوادِ الایمانِ فی میدانِ الاحسانِ مُرسِلِ نیاقِ
الکرمِ الی روضِ الجنانِ و آلہٖ و سلّم یعنی اور اگرچہ زمانہ سلف مین بیان کرنے حال کے جب تک باگ اختیار
کی ہاتھہ مین ہوتی رخصت نہین دیتے تھے یعنی حالت ہوشیاری مین کوئی بات اپنے حالات قلب کی زبان
نہین لاتے تھے کہ ایسا نہو کہ عوام لوگ بات کے بھید کو نہ سمجھکر ملحد ہو جاوین یا دہریہ بن جاوین اور اب تو
یعنی اس وقت مین طشت از بام افتادہ ہو گیا ہی اور بدعقیدگی نے راہ بیدینی کی کھولدی ہی تو اب ضرورت ہوئی
کہ پٹکا کمر مین باندھون یعنی طیار ہون اور للہ فی اللہ ایک کوشش اس امر مین کرون اور کچھ اس مقدمے مین لکھون اور
ساتھہ اللہ تعالی کے ہی توفیق الخ التحریر الاول فی التصوف ایجاد و چیز ست کنندہ و شوندہ جمعی گفتند کہ خدا کنندہ است
و خلقی گمان بردند کہ خدا شوندہ ہست آنانکہ خدا را کنندہ گویند نیز دو فریق اند یکی گویندگان فاعلیت وی بالایجاب بلا حدی مشترک
میان کل کائنات و ایشان فلاسفہ ہستند و فریق دیگر قائلین بفاعلیت وی باختیار بغیر امری جملی مشترک میان ہمہ موجودات
و ایشان متکلمین اند یعنی یہان پر اس تحریر مین دو چیز کا بیان ہی کرنیوالے اور ہونیوالے کا ایک جماعت نے کہا کہ خدا کرنیوالا
ہی اور ایک فرقے نے گمان کیا کہ خدا ہونیوالا ہی وہ لوگ جو کہتے ہین کہ خدا کرنیوالا ہی وہ دو فریق ہین ایک وہ تو کہنے والے
فاعلیت اوسکی کے ہین بالایجاب بغیر کسی حد مشترک کے درمیان کل کائنات کے یہ لوگ فلاسفہ ہین اور دوسرا
گروہ کہتے ہین کہ وہ فاعل مختار ہی بغیر کسی امر جملی مشترک کے درمیان کل موجودات کے اور یہ لوگ متکلمین ہین غرض کہ
مطلب دونون کا ایک ہی ہی اسلیے کہ دونون کا یہی مذہب ہی کہ خالق ہر چیز کا خدای تعالی ہی اور کوئی امر مشترک
درمیان ماہیت کل موجودات کے نہین ہی ہر ایک کی ماہیت جدی جدی ہی گو کہ بعض اجناس مین اشتراک پایا جاوے
مگر کل مین نہین پایا جاتا ہی صرف اتنا ہی فرق ہی کہ فلاسفہ فاعلیت اوسکی کے قائل ہین ساتھہ ایجاب کے یعنی وہ
کہتے ہین کہ اللہ تعالی کو خلق کرنا واجب ہی جیسے آگ کو جلانا واجب ہی اور متکلمین کہتے ہین کہ وہ فاعل مختار ہی چاہے
خلق کرے چاہے نکرے کوئی چیز اوسپر واجب نہین و آنانکہ خدای را شوندہ دانند نیز دو گروہ اند یکی ہنود کہ خدای را

درخود ثابت کنند وخود را شونده بچندین شد نما گویند و دیگر عوام صوفیه که خودی در خدا نهند وخدا را متعین بچند

تعینات ومعروض بچندین عوارض گویند پس هنود بحقیقت مثبت روح اند ومنکر حق وایشان مثبت حق اند ومنکر روح

وحق اینست که هر دو بلکه هر چهار از حق دور اند چنانچه این هیچمدان دانسته مسطور میگردد بفضله تعالی وتصوف باصل این باشد

یعنی اور وہی لوگ جو خدای تعالی کو ہونیوالا جانتے ہین وہی بھی دو فرقے ہین ایک ہنود کہ خدا اپنے مین ثابت کرتے ہین

اور آپ ہی کو ہونیوالا ساتھہ کتنے ہونیکے کہتے ہین یعنی کبھی آدمی اور کبھی جانور وغیرہ ہوتے رہتے ہین اور

فرقہ دوسرا عوام صوفیہ ہین کہ خودی کو یعنی اپنے کو خدا مین سمجھتے ہین اور خدا کو متعین کہتے ہین کتنے تعینات مین

اور معروض ساتھہ کتنے عوارض کے سو ہنود حقیقت مین ثابت کرنیوالے روح کے اور منکر حق کے ہین اور عوام

صوفیہ ثابت کرنیوالے حق کے اور منکر روح کے ہین اور حق بات یہ ہے کہ یہ دونون فرقے بلکہ چارون حق سے دور ہین

چنانچہ اس ہیچمدان نے جو کچھہ جانا ہے لکھا جاتا ہے ساتھہ فضل اللہ تعالی کے اور تصوف اصل مین یہی ہے فبا تمسک رب آپ تنبیہ

ویکتا یک اهتدی و بر سوالک اقتدی انه وسیلتی ومستندی بیان الوهیت وذکر حقیقت محمدیه صلی الله علیه وآله وسلم وما یتبعها

تنویر کان الله ولم یکن معه شیئ الله نام آن کس ست که هر چه خواست کرد ومیکند وخواهد کرد وخود در خیمه گاه عزتش

تغیر وزوال را مجال نه ودر دیوان جلالتش کون وصیرورت را دخل محال الآن کما کان یعنی تھا اللہ تعالی اور نہ تھی

ساتھہ اوسکے کوئی چیز اللہ نام اوس کسی کا ہے کہ اوس نے جو چاہا کیا اور کرتا ہے اور کریگا اور کبھی خیمہ گاہ عزت اوسکے

مین تغیر اور زوال کو مجال نہین اور ایوان جلالت اوسکے مین حدوث اور تبدل کو دخل محال ہے اب ایسا ہی ہے جیسا

کہ تھا کون کہتے ہین چیز حادث ہونیکو اور صیرورت کہتے ہین ایک حال سے طرف دوسرے حال کے بدلنے کو نہتی

هنگامیکه خود بود وهیچ نبود وخواست که خود را بیند جامع کمالات وجوبیه یافت باز خواست که تا کمالات خویش

در یابد لاتعد ولاتحصی دید ونهایتش نیامد تا کمالات الوهیت ظاهر سازد خلقت آفرید کنت کنزا مخفیا فاحببت ان اعرف

فخلقت الخلق یعنی جبکہ وہ آپ تھا اور کچھہ نتھا اور چاہا کہ اپنے کو دیکھے تو آپکو جامع کمالات وجوبیہ پایا پھر چاہا

کہ اپنے کمالات کو معلوم کرے تو بیشمار اور بے انتہا دیکھے ارادہ اوسکو ہوا کہ کمالات الوہیت کے ظاہر کرے خلقت

کو پیدا کیا جیسا کہ حدیث قدسی ہے کہ تھا مین ایک خزانہ چھپا ہوا پھر دوست رکھا مین نے کہ پہچانا جاؤن مین سو پیدا کیا

مین نے خلقت کو نتہی اول چیزیکہ آفرید نور محمد بود صلی الله علیه وآله وسلم چنانکه وارد ست اول ما خلق الله نوری یعنی

فصل در بیان الوہیت حق تعالی

فصل در بیان حقیقت محمدیہ

خود ذاتے بود کہ ہر چہ خواہد بکند حقیقی آفرید کہ ہر چہ اورا کردہ شود بشود پس بدان حقیقت محمدیہ نظر کردہ دو صلاحیت درو

نگریست یکم صلاحیت آنکہ مرآت و مظہر کل کمالات ربوبیت جملۃً واحدۃً گردد و حقیقت انسانیہ کنایت از ہمین ست

یعنی پہلے وہ چیز کہ پیدا کی نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا جیسا کہ وارد ہی کہ پہلے وہ چیز کہ پیدا کی اللہ تعالی نے نور میرا تھا

جو کہ وہ اللہ تعالی ایک ذات پاک تھا کہ جو چاہے سو کرے تو اسلیے اوس نے ایک حقیقت پیدا کی کہ جو کچھ اوسکو کیا جاوے

وہ وہی ہو جاوے اور وہ حقیقت محمدیہ تھی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سو اوس نے اوس حقیقت محمدیہ کو دیکھا تو اوسمین دو صلاحیتین

دیکھین ایک صلاحیت اسکی کہ آئینہ اور مظہر کل کمالات ربوبیت کا تمام ایکبارگی ہو جاوے اور حقیقت انسانی اسی سے کنایہ ہی انتہی

دوم صلاحیت آنکہ علیحدہ علیحدہ آئینہ دار ہر کمالی بر آسمہ گردد و عکس بیش از اسمی نپذیرد و اجزای عالم ہمچنین اند اور دوسری

صلاحیت اسکی دیکھی کہ وہ جدا جدا آئینہ دار ہر اسمہ ہر کمال کی ہو اور عکس ایک اسم سے زیادہ کا نہ قبول کرے اور اجزای

عالم ایسی ہی ہین انتہی پس کنندہ حضرت کردگار ست عز شانہ و شوندہ نور محمد یست صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پس کجا ہر چہ میشود

ذات خدا میکند و نور محمد مصطفی می شود بلا مدخل غیری ہم برین معنی کہ گفتہ شد اشارت بحقیقت محمدیہ باشد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

در مثال این غزل ع ہر لحظہ بشکل آن بت عیار بر آمد دل برد و نہان شد ہر دم بلباس دگر آن یار بر آمد گہ پیر و جوان شد

گہ نوح شد و کرد جہان را بدعا غرق خود رفت بکشتی گہ گشت خلیل و بدرون نار بر آمد آتش گل ازان شد الغزل

زیرا چہ در جناب صمدیت عز اسمہ چنین سخنہا گفتن جہل ست کہ آن ازلی لم یزلی از شدن و گشتن مبرا و منزہ ست کہ این ہر دو

از صفات امکان و حدوث ست و او واجب ست قدیم سبحانہ و تقدس و تعالی یعنی کرنیوالا حضرت کردگار عز اسمہ

ہی اور ہونیوالا نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی سو جہان کہین جو کچھ ہوتا ہی ذات خدای تعالی کی کرتی ہی اور نور محمد

صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوتا ہی بدون دخل کسی اور کے اور اسی معنی سے کہ کہا گیا اشارہ ساتھ حقیقت محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ

وسلم کے ہوگا جیسا کہ اس غزل مین ہر لحظہ بشکل آن بت عیار بر آمد دل برد و نہان شد الی آخرہ اور اسکی مثل مین بیان

حقیقت محمدیہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ہی اسلیے کہ بیچ جناب صمدیت عز اسمہ کے ایسی باتین کرنی جہالت ہی کیونکہ وہ ازلی

لم یزلی ہی ہونے اور پھرنے سے مبرا اور منزہ ہی اور یہ دونون صفتین ہونے اور پھرنے کے صفات امکانی اور حدوث سے

ہین اور وہ واجب ہی اور قدیم پاک ہی وہ او مبرا ہی اس سے تنویر کنندہ اشوندہ باید شوندہ اکنندہ بر کنندہ شوندہ گفتن

خطا ست و از شوندہ کنندگی جستن محض بیجا بہر زمانی حضرت خالق بیچون عز اسمہ بنور محمدی خطاب میکند کن کذا یعنی چنین

بشوق الفور آتی نوران بخنان مشہود کون کا بن ست تکوین ان مکون تکوین الکن تعبیر فرمود کون فیکون تقریر اللّٰہم صل علی محمد ن السابق للخلق نورہ ورحمۃ للعالمین ظہورہ وعلی آلہ وسلم یعنی کر نیوالے کو ہونے والا چاہیے اور ہونیوالے کو کرنیوالا اور کرنیوالے کو ہونے والا کہنا خطا ہی اور ہونیوالے سے کرنیکی لیاقت ڈھونڈھنا محض بیجا ہی ہر وقت حضرت خالق مکون عز اسمہ ساتھہ نور محمدی کے خطاب کرتا ہی کن کنہ لک یعنی ایسا ہوجا فورًا وہ ویسا ہی ہوجاتا ہی اور امر کن بیان ہی اور معبر عنہ وہ جو خالق پیدا کرتا ہی اور مخلوق ہوتا ہی ہونا صفت مخلوق ہی اور تخلیق صفت خالق کی ہی اور تخلیق کو ساتھہ لفظ کن کے بیان فرمایا اور ہونے کو لفظ فیکون مین بیان فرمایا انتہی تمام ہوئی عبارت تنویر الطیبات کی سواب کوئی اپنی کج فہمی سے یہ شبہ سمجھے کہ انکو علو شان اور عظمت اور جلالت قدر آنحضرت کی سے انکار ہی حاشا وکلا بلکہ ہمارا تو عقیدہ یہ ہی کہ وہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افضل الخلق اکمل الخلق خیر الرسل مفخر موجودات صاحب التاج والمعراج معدن اسرار الٰہی حجۃ اللہ نبی اللہ حبیب اللہ صفی اللہ شفیع الامۃ کاشف الغمۃ نجی اللہ کلیم اللہ عروۃ الوثقی نبی الرحمۃ نبی النبوۃ جامع جمیع اوصاف کاملہ عین النعیم ہین اگر نہ پیدا کرتا اللہ تعالی ذات پاک آنحضرت کو تو نہ پیدا کرتا کسی مخلوقات سے کچھہ چیز جیسے کہ حدیث قدسی مین فرمایا ہی لولاک لما اظہرت الربوبیۃ یعنی اگر نہ ہوتا تو اے محمد یعنی اگر نہ پیدا کرتا مین تجھکو تو نہ ظاہر کرتا مین اپنی ربوبیت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بندۂ خاص حضرت رب العالمین باعث ایجاد مکان ومکین رسول قادر علی الاطلاق صاحب معراج والبراق ہین چنانچہ اشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ اسپر شاہد عدل ہی مشارق الانوار مین بروایت بخاری کے مروی ہی حضرت عمرؓ سے لا تطرونی کما اطرئ عیسی بن مریم وقولوا عبد اللہ ورسولہ بخاری مین عمر فاروقؓ سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہایت بیحد میری تعریف نکیا کرو جیسے کہ بیحد عیسی بیٹے مریم علیہ السلام کی تعریف ہوئی اور مجھکو یون کہا کرو کہ اللہ کا بندہ ہون اور اوسکا رسول ف یعنی جیسے نصاری نے حضرت عیسی علیہ السلام کی تعریف حد سے بڑھا کر کے بعضون نے اونکو خدا کا بیٹا کہا اور بعضون نے خدا سو تم اے مسلمانون ویسی تعریف نکیجو کافر ہوجاؤ گے میری تعریف تو اتنی کفایت کرتی ہی کہ خدا کا بندہ اور خدا کا پیغام لانے والا ہون یعنی جب پیغمبر کہا تو سوا خدا کے جتنے کمالات کہ آدمی کو ممکن ہین سب آگئے پیغمبر سب عالم سے بہتر خدا کا امانتدار سب گناہون سے معصوم ہوتا ہی یعنی پیغمبر سے اب کون سی تعریف بڑھکر باقی رہی جو مجھکو کہو گے کذا فی تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار سو ہمارا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان مین یہی عقیدہ ہی جو ہمنے بیان کیا موافق قرآن اور حدیث کے اور مطابق صلحای سلف اہل الجماعت کے اب آگے جسکا جو عقیدہ ہو وہ جانے واللہ الموفق والملہم للرشاد الی طریق السداد

تمت

الحمد للہ کہ نسخہ متبرکہ خلاصۃ العقائد در ماہ ربیع الاول ۱۲۸۳ھ بمطبع نظامی طبع شد

تقریظ رسالۂ خلاصۃ العقائد	بسم اللہ الرحمن الرحیم	از جناب مولوی عبد الملک صاحب سلمہ ربہ

جباہ اقلام نیایش در جولانگاہ ثنای مبدعی کہ سمای حقیقت امکانی بتکوین تفاصیل جواہر و مادیات بشگفتہ
داغ فروش خجلت و پشیمانی و جناح افکار ستایش در طیرانگاہ حمد موجدی کہ ابہام حوادثات زمانی بتحصیل تقاسیم
عوارض و جسمانیات برداشتہ بادیہای حیرت نادانی قدسی اساسی کہ بتلاطم محیط کبریائش عالم کونات گوناگون
با چندین شیونات بوقلمون از قعرستان بطون بساحلستان ظہور کشیدہ و تجرد بنیانی کہ بلمعات آفتاب جلالش لمعان
اشعۂ انوار نامتناہیہ اجرام ارضی و سماوی تاریکدان عالم را پیرایہ نورانی بخشیدہ بسر مشقی قلم قدرت کاملہ اش صفحۂ
نور محمدی از جبہہ سرابداختہ تا بنقل کتاب آسمانی کہ عبارت از صور علمیہ دست مجموعۂ نگارستان حدوث رنگ ظہور پذیرد
و بقبول ودائع اسرار حکمت بالغہ اش الواح نفوس قدسیہ سر بخط داشتہ تا بواسطۂ شمع ہدایت احمدی کہ پرتو جمال
سرمدی ست ظلمت شوائبات جسمانی راہ عدم درگیرد ؎ احمد مرسل کہ خرد خاک اوست * ہر دو جہان بستۂ فتراک
اوست * آن مقدمۂ کتاب امکانی کہ اگر بمقتضای اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ الْعَقْلُ موضوع عوارض ذاتی تعینات
متجددہ اشباح و امثال نمی گردید در دبستان ظہور کلمات جواہر و اعراض بتراکیب ایجادی مرتبط نمی شدند
و آن مقطع قصیدۂ نبوت کہ اگر بفحوای اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ مطلع عنوان تذکرۂ نظم و نثر انواع و اجناس
نمی شد مصرعہای ارواح و اجسام بتعلم گاہ شہود بتفاصیل ابداعی منتظم نمی گشتند و آن شمع شبستان رسالت
کہ بواسطۂ نور بہ تابش روشن درونان روز الست چراغ یقین در کف گرفتہ بطی مراحل شریعت بشاہراہ عین الیقین
در رسیدہ اند تا اشعۂ تجلیات نامتناہیہ نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ دریابند و کور سوادان روز نخست تا باقتباس انوار در نیاوردہ
باوارگی تیہ ضلالت بگوی اسفل السافلین خزیدہ اند تا از تاریکی کفر بگرداب ظُلُمٰتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ در مانند اما بعد
امیدوار رحمت ربہ القوی عبد الملک محمد آبادی برآئینہ حقائق تمثال خواطر اہل فضل و کمال مبرہن و ہویدا میسازد
کہ چون علمای متاخرین بباعث توغل در علوم حکمیہ فلسفیہ و خوض کردن شان در معظم مسائل طبعیہ و الہیہ در وقت
مناظرہ و مجادلۂ فرق ضالہ برہان قاطع سیف از دست دادہ بجرح سنان لسانی اکتفا کردند و در مباحثات کلامیہ
حجج بینۂ سمعیہ بر طاق نہادہ بتتبع قواعد منطقیہ دلائل عقلیہ بہم رسانیدہ راہ نجات جستند و ہر یکی بعد دیگرے

جهت علو خود در امثال و اقران بدقت نظری طرح علحده و بنای جدید برپا کرد تا حدیکه اکثر مسائل عقائد متنازع فیه
فرق اسلامیه گشتند و از کثرت مناظرات و مشاجرات راه حق از دست رفت و در اهم مسائل و ادق مطالب که
عقل بلند سیر در کنه آن بال از پرواز می اندازد مثل مسئلهٔ وحدة الوجود و وحدة الشهود بی باکانه خیول افکار
دوانیدند لیکن بسبب نبودن سراج عرفان از ادراک کماهی باین سو مانده از سرگشتگی بادیهٔ ضلالت بعضی راه عقائد
هنود پیش گرفتند و اکثری از نادانستگی معتقد معتزلین و روافض مذهب خود دانستند و جمعی از متفلسفین که باصطلاح
اهل بدعت و طغیان بمحققین نامیده می شوند باثبات وحدانیت واجب الوجود بتدقیقات حکمیه منهمک شده
هیولای عالم را که محل تقرار صور و تشخصات متضاده لاتحصی ست و بواسطهٔ امتداد دهور و اعوان غیر متناهیه
ماضیه در نظر ظاهر بهر رنگی قدم حاصل کرده واجب الوجود قرار دادند و بمقتضای این عقیده قطع نظر از ینکه او تعالی
محل حوادثات گردیده همه افراد ممکنات متحد ذاتی او سبحانه شدند از دلیل وحدانیت چگونه زنگ شراکت تراویده نعوذ
بالله منها و تسمها طی کرده اند انما بعلم آگهی * چون زبان از بی تیزی یکسره رق گردانده اند * بلبش ازین روشن
نمی گردد که این بی دانشان * از نفس بر شمع فطرت و امنی افشانده اند * لهذا زبدهٔ اهل صدق و یقین برگزیدهٔ
متبعین سنت خیر المرسلین فارس مضمار فضل و امارت یکه تاز میدان حلم و درایت مروج سنت قامع بدعت
که سراسر همت عالیه اش مصروف هدایت کافهٔ انام ست و همه تن همت متعالیه اش متوجه اشعاع سنت
خیر الانام در تحقیق این مسئله موافق مشرب حقهٔ صوفیهٔ کرام که بواسطهٔ نور عرفان بشاهراه الیقین منسلک بوده
پی بمعنی برده اند رسالهٔ نادره و عجالهٔ نافعه مسمی بنجاح العقائد تصنیف کرده طالبین صراط رشاد را از سرگشتگی تیه
ضلالت شکوک و اوهام که بتلبیح مقدمات باطلهٔ فلسفیه اهل غوایت منهج مستقیم می بند گشتند برآورده راه طریق
مستقیم معرفت و هدایت نموده قاصدین حق و یقین را از اغوای این غول سیرتان براه نماکه بتبدل اوضاع اقیسهٔ کاذبهٔ عقلیه
هر مرتبه حجت جدید پیش کرده از مسلک شریعت باز میدیده شتند بهدایت براهین قاطعه متخلص فرموده الحق بوثاقت دلائل عقلیه
مشتی ست و ندان شکن جسارت مجادلین و بقوت براهین نقلیه سیفی ست قاطع عرق خصومت معاندین امید که جمله مومنین
کاملین باقتباس انوار هدایتش منهج قویم شریعت مستقیم از دست نداده از اغوای متفلسفین ضالین وا رهند و همه
طالبین صادقین براه نمائی دلائل ساطعه اش از جور و اعتساف یکسو مانده بشاهراه صدق و یقین در رسند آمین فقط

العبد
عبد الله ... بن حاجی محمود ... خان
از قلم خود